گرایا۔ سوویت یونین کو شبہ تھا کہ یہ جاسوس طیارہ ہے۔ لیکن بعد میں پتہ چلا کہ یہ مسافر بردار طیارہ ہے۔ اس معاملہ میں امریکہ نے سوویت یونین سے کوئی ٹکر نہیں لی۔ محض اس وجہ سے کہ سوویت یونین ایک طاقت ور ملک تھا۔ اس کے مقابلہ میں لیبیا ایک معمولی ملک ہے اس لیئے امریکہ اسے ایسے جرم کی سزا دینا چاہتا ہے۔ جو ابھی شبہ کے مرحلہ میں ہے۔

امریکی انصاف کا نمونہ

لاس انجلیس کا حالیہ فساد امریکی انصاف کی ایک ٹھوس مثال ہے۔ اس سے وہاں کا طرز فکر اچھی طرح سمجھ میں آتا ہے۔ لاس انجلیس میں ایک موٹر نشیں کو جو سیاہ فام تھا۔ سفید فام پولیس نے روکا۔ اور اسے کسی طرح کی خلاف ورزی پر بری طرح مارا پیٹا۔ جرم ثابت بھی نہیں ہوا تھا۔ اور سزا کا عمل شروع ہو گیا تھا۔ سفید فام پولیس جس وقت اس کالے موٹر سوار کو زدوکوب کر رہی تھی۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اس کی فلم لے لی۔ یہ ایک ٹھوس ثبوت تھا امریکہ کی درندہ صفت پولیس کی سفاکی کا۔ خیر معاملہ جیوری میں پہنچا جیوری نے پولیس کو بری کر دیا۔ یہ واقعہ ایک چنگاری ثابت ہوا۔ اور لاس انجلس میں امریکی تاریخ کا زبردست نسلی فساد ہوا۔ اور اس میں کالوں کا سب سے زیادہ نقصان ہوا۔ امریکی سماج کی تہوں میں نسلی تعصب کا زہر موجود ہے۔ وہ موقع کی تلاش میں رہتا ہے۔

اس نسلی فساد میں کالے لوگوں کی زبردست جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ لاس انجلس کا یہ فساد دوسرے شہروں میں بھی پھیل گیا۔

سوال یہ ہے کہ کیا سفید فام جیوری کیا کالوں کو انصاف دے سکتی ہے۔ اس واقعہ نے تو سارے امریکی نظام انصاف کو ہی مشتبہ بنا دیا ہے۔ چنانچہ بجا طور پر یہ سوال کیا جا رہا ہے کہ جو ملک اپنے شہریوں کو ہی انصاف نہیں دے سکتا۔ وہ لیبیا کے ان دو باشندوں کو کیا انصاف دے سکتا ہے۔ جن کی حوالگی کی مانگ کی جا رہی ہے۔

امریکی انصاف اور انسانیت کا شکار ایک ملک عراق ہے جس کی اقتصادی ناکہ بندی

اقوام متحدہ کے ذریعہ کرائی گئی ہے۔ عراقی فوج جنگ میں ہار گئی۔ صدام حسین نے جنگ میں شکست کھائی ہے۔ لیکن وہ آج بھی عراق کے ہر دلعزیز لیڈر ہیں۔ امریکہ انھیں برسر اقتدار نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ اب وہ دوسرے ہتھکنڈوں پر اتر آیا ہے۔ چاہتا ہے کہ فاقوں سے اور مصائب سے تنگ آ کر عراقی عوام صدام حسین کا تختہ الٹ دیں۔ لیکن امریکہ کا یہ خواب پورا ہوتا نہیں دکھائی دیتا۔

مفکر ملت حضرت مفتی عتیق الرحمن عثمانی رح
کی زندہ جاوید یادگار ندوۃ المصنفین
اور
بہی خواہوں کا فرض

مفکر ملت حضرت مفتی عتیق الرحمن عثمانیؒ ۱۰ شعبان المعظم ۱۴۰۴ھ مطابق ۱۲ مئی ۱۹۸۴ء کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے تھے۔ اور ساتھ ہی اس عظیم مشن اور نصب العین کو ہمارے کمزور کاندھوں پر چھوڑ گئے تھے۔ جس کو وہ زندگی بھر چلاتے رہے اس مشن اور نصب العین کا نام ادارہ ندوۃ المصنفین اور رسالہ برہان ہے۔ مفتی صاحب مرحوم کے بہی خواہ اور وابستگان کے تعاون سے بفضل خداوندی انکی یہ یادگار زندہ ہے۔ ہم درگاہ خداوندی میں دست بدعا ہیں کہ ان کی یہ یادگار جسے مفتی صاحب مرحوم نے اپنے خون جگر سے سینچا تھا۔ نہ صرف اسی طرح برقرار رہے بلکہ شب و روز ترقی کرے اور وہ مفتی صاحب مرحوم کے وابستگان اور عقیدتمندوں سے بجا طور پر یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ ہمیشہ کی طرح آئندہ بھی ادارہ اور رسالہ برہان کی سرپرستی کرتے رہیں گے۔ اور اس طرح مفتی صاحب مرحوم کا مشن تکمیل کی جانب بڑھتا رہے گا۔

ادارہ برہان وادارہ ندوۃ المصنفین
جامع مسجد دلی